مرزا غالبؔ

مرزا اسد اللہ نام اور غالبؔ تخلص تھا۔ شروع میں اسدؔ تخلص استعمال کرتے رہے۔ ۱۷۹۶ء میں مرزا عبداللہ بیگ کے ہاں آگرہ میں پیدا ہوئے۔ والد کی وفات کے بعد چچا کی نگرانی میں پرورش ہوئی۔ چودہ برس کی عمر میں دہلی آئے اور ہمیشہ کے لئے یہیں کے ہو رہے۔

ابتدائی تعلیم آگرہ کے مشہور فاضل اُستاد شیخ معظم سے حاصل کی۔ بعد میں ملا عبدالصمد سے فارسی زبان اور ادب میں مہارت حاصل کی۔ ان کا شمار اُردو کے درجہ اوّل کے شاعروں میں کیا جاتا ہے۔ اُردو نثر میں بھی انھیں بلند مقام حاصل ہے۔ فارسی میں بھی اشعار کہے۔

غالبؔ کو غزل کا بادشاہ سمجھا جاتا ہے۔ ایجاز و اختصار، شوخی و ظرافت اور طنز و مزاح ان کی غزلوں کی بنیادی خوبی ہے۔ ان کا ہر شعر لطیف معانی کا حامل ہوتا ہے۔ ذوقؔ کے انتقال کے بعد آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفرؔ کے اُستاد رہے۔ ۱۸۶۹ء کو دہلی میں وفات پائی۔

غزل

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو غالبؔ کے شاعرانہ مقام سے آگاہ کرنا۔
۲۔ طلبہ کو غالبؔ کے شعری محاسن بتانا۔
۳۔ عہدِ غالبؔ میں اُردو کا ارتقاء بتانا۔

مشکل الفاظ: پنہاں ، جوئے خون ، روزن ، شام فراق ، فروزاں ، ماہ کنعاں

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں

یاد تھیں ہم کو بھی رنگا رنگ بزم آرائیاں
لیکن اب نقش و نگار طاق نسیاں ہوگئیں

قید میں یعقوب نے لی گو نہ یوسف کی خبر
لیکن آنکھیں روزن دیوار زنداں ہو گئیں

سب رقیبوں سے ہوں ناخوش، پر زنان مصر سے
ہے زلیخا خوش کہ محو ماہ کنعاں ہوگئیں

جوئے خوں آنکھوں سے بہنے دو کہ ہے شام فراق
میں یہ سمجھوں گا کہ شمعیں دو فروزاں ہو گئیں

میں چمن میں کیا گیا گویا دبستان کھل گیا
بلبلیں سُن کر میرے نالے غزل خواں ہوگئیں

واں گیا بھی میں تو اُن کی گالیوں کا کیا جواب
یاد تھیں جتنی دُعائیں صرف درباں ہوگئیں

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہوگئیں

یوں ہی گر روتا رہا غالبؔ تو اے اہلِ جہاں
دیکھنا اِن بستیوں کو تم کہ ویراں ہوگئیں

(مرزا غالبؔ)

مشق

۱۔ غزل کے پہلے دو اشعار میں کس تلخ حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

۲۔ غزل خواں میں ''خواں'' لاحقہ ہے۔اس لاحقے سے پانچ الفاظ اور بنائیں۔

۳۔ مرزا غالب کے کوئی سے پانچ اشعار تحریر کریں۔

۴۔ چوتھے شعر میں شاعر کیا بتانا چاہتا ہے؟

۵۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔

رنج ۔ روتا ۔ نمایاں ۔ ویراں ۔ بستیوں ۔ آساں

۶۔ اس غزل کی ردیف اور قافیہ کی نشاندہی کیجئے۔

۸۔ اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔

لالہ وگل ۔ پنہاں ۔ بزم آرائیاں ۔ دبستان

کنایہ:...... کنایہ کے لغوی معنی ہے اشارے سے بات کہنا یا پوشیدہ انداز سے بات کرنا۔ جب لفظ کو اس کے حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال کیا جائے کہ مجازی معنی مراد ہونے کے باوجود حقیقی معنی بھی مراد لئے جاسکتے ہیں تو اُسے کنایہ کہتے ہیں۔ مگر ایک بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ کنایہ میں بے شک حقیقی معنی بھی مراد لئے جاسکتے ہیں لیکن کہنے یا لکھنے کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ مجازی معنی مراد لئے جائیں اور مجازی معنی ہی زیادہ صحیح اور موزوں ہوتے ہیں۔ مثلاً

(الف) وہ خاندانی آدمی ہے کبھی آپ کو شکایت کا موقع نہیں دے گا۔ اس جملے میں خاندانی آدمی سے مراد شریف آدمی ہے جو اچھے اور شریف خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔

(ب) اکبر کے بال سفید ہو گئے پر بات کرنے کا سلیقہ نہیں آیا۔ بال سفید ہونے کے حقیقی معنی ہیں بالوں کا سفید ہونا مگر یہاں بڑھاپا مراد لیا گیا ہے۔

سرگرمی

۱۔ غالب کی اس غزل کو زبانی یاد کیا جائے۔

۲۔ کمرہ جماعت میں غالب کی غزل تحت اللفظ پڑھی جائے۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ طلبہ کو غالب کی شاعرانہ عظمت اور اُردو ادب میں اس کے مقام پر مختصر لیکچر دیا جائے۔

۲۔ غالب کی غزل میں استعمال کیے گئے مشکل محاورات اور تراکیب کو آسان زبان میں سمجھایا جائے۔